سوال

(120) قنوتِ نازلہ فرض نمازوں میں پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی مدرسہ کے چند طلبا نے سوالات کیے ہیں کہ امت مسلمہ بالخصوص افغانستان شدید بحران کا شکار ہے، اس سلسلہ میں ائمہ مساجد نے قنوت نازلہ کا اہتمام کر رکھا ہے۔ کیا اس قنوت نازلہ کو پانچوں نمازوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔ نیز بتائیں کہ قنوت نازلہ کی اصل دعا کیا ہے۔ کیا اس میں اضافہ کیا جاسکتا ہے اور اسے کس حدتک لمبا کیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ امت مسلمہ آج شدید بحرانی کیفیت سے گزر رہی ہے۔ اس میں اپنوں کی بے وفائی مفاد پرستی اور مصلحت کوبڑا دخل ہے۔ دراصل اغیار کی وحشت وبربریت کونام نہاد مسلمانوں کی ہوس اقتدار نے حوصلہ دیا ہے۔ ایسے حالات میں ہم کمزور ناتواں لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا وپکار کے علاوہ اور کیا کرسکتے ہیں۔ ایسے سنگین اور ہنگامی حالات میں دوران نماز رکوع کے بعد بآواز بلند امام کا دعا کرنا اور مقتدیوں کا آمین کہنا قنوت نازلہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے لئے دعا یا بد دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت فرماتے۔ (صحیح بخاری)

اس لئے ائمہ مساجد کا یہ مستحسن اقدام ہے کہ انھوں نے ایسے کٹھن حالات میں قنوت نازلہ کا اہتمام کیا ہے۔ اسے پانچوں نمازوں میں برقرار رکھنا چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر یعنی تمام نمازوں میں اہتمام کے ساتھ مسلسل قنوت نازلہ فرمائی۔ (ابو داؤد: کتاب الصلوۃ باب القنوت فی الصلوات)

محدثین کرام نے اپنی کتب حدیث میں ہنگامی حالات کے پیش نظر پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ کا اہتمام کرنے کے لئے باقاعدہ باب قائم کئے ہیں۔ چنانچہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب یوں قائم کیا ہے۔ ''باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات'' اس قنوت نازلہ کو رکوع کے بعد باآواز بلند کرنا چاہیے اور مقتدی حضرات کا آمین کہنا بھی احادیث سے ثابت ہے، جیسا کہ مسند امام احمد، ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں اس کی وضاحت موجود ہے، احادیث میں قنوت نازلہ بایں الفاظ میں منقول ہے:

''اللھم اغفرلنا وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم باسک الذي لا تردہ عن القوم المجرمین اللھم منزل الکتاب سریع الحساب ومجري السحاب اللھم اھزم الاحزاب وزلزلھم اللھم انج المستضعفین من المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات اللھم اشدد وطاتک علی الذین کفروا واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف والق فی قلوبھم الرعب وارسل

عليهم رجزك وعذابك''

اس کے علاوہ ہر دعا پڑھی جاسکتی ہے۔جس کا ہنگامی حالات سے تعلق ہے۔لادین حملہ آور بھارت امریکہ حکومت کا نام بھی لیا جاسکتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر رعل ذکوان کا نام لے کر ان کےلئے بد دعا فرمائی تھی۔پھر ان سے نبرد آزما ہونے والے مجاہدین کا نام لے کر ان کی فتح و نصرت کےلئے دعا کی جاسکتی ہے،جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیاش بن ربیعہ،سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کا نام لے کر ان کےلئے دعائیں فرمائیں تھی۔(صحیح بخاری)

ہنگامی حالات سے غیر متعلق ادعیہ کا قنوت نازلہ میں پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا،اسی طرح ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ مقتدی حضرات کا خیال رکھیں،بے جا طوالت و تکرار سے اجتناب کریں۔البتہ خشوع اور خضوع چیزے دیگر است اسے بہرحال برقرار رہنا چاہیے،جب بھی ہنگامی حالات ختم ہوجائیں تو قنوت نازلہ کو ترک کردینا بھی مسنون ہے۔چنانچہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اہتمام سے ان ناتواں اور کمزور مسلمانوں کی نجات کےلئے دعا فرماتے تھے۔جو کفار کی قید میں صعوبتیں برداشت کررہے تھے۔پھر آپ نے یہ سلسلہ موقوف کردیا تو عرض کیا گیا کہ اب آپ وہ دعائیں کیوں نہیں کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ کفار کی قید سے رہائی پاکر مدینہ آگئے ہیں۔(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:152